اسلام

ایک عالمگیر مذہب

از: مفتی محمد نوید رضا عطاری مدظلہ العالی

اسلام ایک عالمگیر مذہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کے اس پُر فتن و خستہ حالی کے زمانے میں سب سے آسان کام مذہب کے متعلق یا اس کے خلاف بات کرنا سمجھا جاتا ہے، اس کے لیے نہ کسی ڈگری یا تعلیم کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی مہارت و تربیت حاصل کرنے کی، نہ اس کے لیے مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی کسی کا خوف ہوتا ہے، اسی لئے آئے روز نت نئے انداز و لباس میں ملبوس، اسلامک اسکالر اور ماہر تعلیم وغیرہ القابات کے ساتھ از خود ملقب ہو کر مختلف لوگ بارش کے مینڈکوں کی طرح سامنے آتے رہتے ہیں، جن کی باتیں سن کر اندازہ ہوتا ہے کہ یا تو یہ تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں یا پھر انہیں اسلامی تعلیمات کا ذرہ برابر بھی علم نہیں۔ پھر ستم ظریفی یہ ہے کہ آنکھوں کے ڈاکٹر (Ophthalmologist) سے بخار جیسی چھوٹی سی بیماری نہ چیک کروانے والی سمجھدار قوم کے نزدیک اپنا مذہب اتنا سستا ہو چکا ہے کہ گلی کا بھکاری بھی کوئی شرلی چھوڑ دے، تو اسے بغیر سوچے سمجھے قبول کر لیا جاتا ہے اور اس بھکاری کو بھی اس سستے پن کا کماحقہ شعور حاصل ہے، جس کی وجہ سے وہ بغیر خوف و خطر اپنی زبان چلاتا پھرتا ہے۔

در حقیقت اس مادیت پرست معاشرے میں اُسی شخص کو فروغ و منصب سے نوازا جاتا ہے کہ جو جدت کے نام پر دین سے آزادی اور حقوق کے نام پر بے راہروی کی بات کرتا ہو، کیونکہ ان بیمار ذہنوں کے مطابق مذہب ترقی و کامیابی کی راہ میں آڑ ہے کہ جسے روندے بغیر یہ ترقی و کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔

ایک ایسے ہی دین بیزار شخص نے کہا کہ "اسلام یا مذہب کسی طرز حکومت کی بات نہیں کرتا اور نہ ہی مذہب نے کوئی طرز حکومت بیان کیا ہے، کیونکہ مذہب کا مخاطب فرد ہے نہ کہ حکومت۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کی نہ شادی ہوتی ہے اور نہ اس کا جنازہ اور اللہ کا نظامِ حکومت جس میں اللہ حاکم مطلق ہے یہ مذہب نہیں کہتا، بلکہ ملک کی قرارداد مقاصد کہتے ہیں، کیونکہ اللہ خود تو حکومت نہیں کرتا

کہ خود کسی کو آکر کسی بات کا حکم دے۔ہاں! اس زمین میں موجود مختلف لوگ یہ بتاتے ہیں کہ فلاں کام اللہ کو پسند ہے، فلاں ناپسند، وہ فلاں بات سے راضی ہو گا اور فلاں بات سے ناراض، تو ان لوگوں کی باتوں کو خدا کے طرز حکومت کا نام دیا جاتا ہے۔پہلے یہ کام کاہن و پنڈت کرتے تھے، آج کے زمانے میں یہ کام مولوی کے نام سے ایک گروہ کر رہا ہے۔لہذا لوگوں کو چاہیے کہ کوئی بھی کام کرنا ہو اسے کر کے دیکھ لیں، اگر اس کا کوئی نقصان ہو، تو چھوڑ دیں فائدہ ہو تو کرتے رہیں۔"

دین و مذہب سے دوری اور تعلیمات اسلام سے انتہائی جہالت پر مبنی اس بات کا کوئی سر و پیر نہیں ہے، ایک عقلمند شخص بھی غور کرنے سے جان سکتا ہے کہ اس بات کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔کیوں؟

اس لیے کہ دین اسلام فقط چند مذہبی رسومات و عبادات تک منحصر نہیں، بلکہ صبحِ قیامت تک زندگی کے تمام شعبہ جات میں مکمل رہنمائی کرنے والا عالمگیر مذہب ہے۔"سیاست و حکومت، کسب و کاروبار اور جسٹس و انصاف کو دینِ اسلام سے جدا ماننا اور یہ کہ اسلام میں اس حوالے سے تعلیمات بیان نہیں کی گئیں "لاعلمی یا بد دیانتی کا نتیجہ ہے۔اسلام جس طرح ایک فرد کی رہنمائی کرتا ہے، یونہی اس فرد کو چلانے والی حکومت و ریاست، اس کے حکمران اور احکامات کے اجراء و نفاذ سے متعلق بھی قوانین بیان فرماتا ہے، جو کہ قرآن و احادیث میں واضح طور پر موجود ہیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر فرمایا گیا کہ اللہ کے بیان کردہ احکامات کے مطابق ہی حاکم یا حکومت کو احکام کا اجراء و نفاذ جائز ہے اور اس کے خلاف کوئی حکم جاری کرنے والا کافر و فاسق ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَ اَنِ احْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ ترجمہ کنز العرفان:"اور (اے مسلمان!) یہ کہ ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔" (سورۃ المائدہ، آیت 49)

نیز فرمایا:﴿وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان:"جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا، تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔" (سورۃ المائدہ، آیت 47)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا:﴿وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان:

”اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں، جو اللہ نے نازل کیا، تو وہی لوگ کافر ہیں۔“

(سورۃ المائدہ، آیت 44)

یہ مذہبِ اسلام ہی کی تعلیمات ہیں کہ حاکم کی اطاعت رعایا پر لازم ہے اور عدل و انصاف، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، ظالم کو سزا دینا اور مظلوم کو اس کا بدلہ دلوانا، قصاص و دیت وغیرہ، جیسے کثیر احکامات، حکومت سے متعلق نہیں، تو کس کے متعلق ہیں؟

اسلامی تعلیمات کا سب سے بنیادی و پہلا منبع قرآن مجید ہے اور قرآن مجید فرقان حمید میں کم و بیش پانچ سو آیات خاص طور پر صرف احکامات سے متعلق موجود ہیں (نور الانوار، ص 27، مطبوعہ اردن) کہ جن میں عبادات (نماز، روزہ زکوٰۃ، حج، صدقہ وغیرہ) کے احکام کے ساتھ ساتھ معاملات (کسب و تجارت، سود، رشوت، جوا، زنا، دھوکا دہی، ظلم، یمین، قصاص، دیت وغیرہ حلال و حرام) کے احکام بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ پھر اسلامی تعلیمات کا دوسرا بہت بڑا ذخیرہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے، کتب احادیث کو ملاحظہ کرنے والا بخوبی جانتا ہے کہ احادیث کی کتب میں بالترتیب عبادات، احکام، عقائد، سیرت و تفسیر وغیرہ کے متعلق احادیث ذکر کی جاتی ہیں، بلکہ کتبِ سنن میں تو ابواب بندی ہی فقہی ترتیب کے لحاظ سے کی جاتی ہے، تو بلاشبہ سینکڑوں احادیث احکاماتِ دینیہ مثلِ بیوع، اجارہ، سود، جوا، زنا، چوری، ڈکیتی، نکاح، طلاق، وراثت، قتل و دیت وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اس کے بعد کتبِ فقہ کہ جو اسلامی قوانین (Islamic laws) کی کتابیں کہلاتی ہیں، ان کتب میں بالخصوص اسلامی احکامات کو بہت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، حتی کہ ہر ہر موضوع (Topic) پر مکمل ابواب (Chapters) قائم کیے جاتے ہیں اور اس موضوع سے متعلق قدیم و جدید ہزاروں مسائل ایک ہی باب میں بیان کر دیئے جاتے ہیں، فقہ اسلامی کے نام سے مختلف انسائیکلوپیڈیا (Encyclopedia) موجود ہیں۔ اسی بناء پر بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیاوی زندگی میں ممکنہ طور پر تمام پیش آمدہ مسائل کا حکم ان کتب سے با آسانی جانا جا سکتا ہے، جو شخص فقہ اسلامی یا ان کتب سے آشنا نہیں اور ہماری اس

بات کا ثبوت دیکھنا چاہتا ہو، تو وہ اردو زبان میں موجود فقط ایک کتاب بہار شریعت (16 حصے) ملاحظہ کرلے، ان شاء اللہ الکریم اس پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ دین و دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو دینِ اسلام میں بیان نہ کیا گیا ہو۔

لہٰذا دین اسلام میں خاص فرد سے متعلق بیان کردہ بعض احکامات کو ہائی لائٹ (Highlight) کرکے یہ ثابت کرنا کہ "اسلام فقط فرد سے متعلق احکامات بیان کرتا ہے نہ کہ حکومت کے متعلق" یہ کسی طرح درست نہیں۔ کیا حکومتی قوانین میں سے روڈ کراسنگ اور نکاح و طلاق سے متعلق قوانین کو بیان کرکے یہ کہا جاسکتا ہے کہ حکومتی قوانین میں اداروں کے متعلق کوئی احکامات نہیں، کیونکہ اداروں کی شادی یا ان کی طلاق نہیں ہوتی؟ ادنی سا عقلمند بھی سمجھتا ہے کہ فرد و حکومت کے احکامات میں فرق ہوتا ہے، ایک قسم کے احکامات کو سامنے رکھ کر دوسری نوع کے احکامات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

نیز "اللہ عزوجل کے حاکم مطلق ہونے کو محض ملکی قراردادِ مقاصد کہنا اور مذہب سے اس کا انکار کرنا" پرلے درجے کی ناانصافی اور گمراہی و جہالت کو فروغ دینے والی بات ہے۔ دین اسلام کی واضح تر تعلیمات میں سے ہے، جسے ہر عام و خاص مسلمان جانتا ہے کہ خالقِ کائنات اللہ عزوجل ہی حاکم مطلق ہے اور یہ کسی ملک کی قرارداد مقاصد نہیں، بلکہ خود اللہ پاک اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کردہ قانون ہے، قرآن مجید و احادیث مبارکہ میں بیسیوں مقامات پر اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں کثیر مقامات پر بیان فرمایا گیا: ﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”حکم تو صرف اللہ کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہ سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

(سورۃ یوسف، آیت 40)

ایک اور مقام پر ہے: ﴿وَ اللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور اللہ حکم فرماتا ہے، اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں۔“ (سورۃ الرعد، آیت 41)

نیز فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔“ (سورۃ المائدہ، آیت 1)

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان اللّٰہ ھو الحکم و الیہ الحکم“

ترجمہ: بیشک اللہ ہی حاکم ہے اور اسی کا حکم ہے۔ (سنن ابو داؤد، ج4، ص289، بیروت)

دینی معلومات سے آشنا شخص بخوبی جانتا ہے کہ دین اسلام میں نہ صرف فرد کے متعلق، بلکہ حکومت و ریاست کے متعلق بھی احکامات ربانیہ بڑی ہی وضاحت سے بیان فرمائے گئے ہیں اور تاریخ بتاتی ہے کہ حکومت انہی احکامات و ہدایات دینیہ پر عمل کرنے سے فتوحات و کامیابیوں سے ہمکنار ہوئی جس کا روشن ثبوت حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافتِ راشدہ کا زمانہ ہے۔

بیان کردہ تفصیل سے جب یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلامی احکامات خواہ وہ فرد سے متعلق ہوں یا حکومت و ریاست سے متعلق، قرآن و حدیث میں مصرح (بیان کردہ) ہیں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ (معاذ اللہ عزوجل) مولوی اپنی طرف سے احکامات بیان کرتے ہیں اور انہیں خدائی احکامات کا نام دیا جاتا ہے۔ بلکہ اپنی طرف سے کوئی حکم بیان کرنا، تو اسلام میں سخت حرام ہے، حدیث پاک میں کسی ایسی بات کو حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا کہ جو آپ علیہ السلام نے نہیں فرمائی، اس کے متعلق سخت وعید ارشاد فرمائی گئی، چنانچہ فرمایا: ”من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار“ یعنی: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(الصحیح لمسلم، ج1، ص10، مطبوعہ القاھرہ)

اللہ کریم عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

16 جولائی 2026